



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک گناہگار نوجوان تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت عطا فرمادی لیکن ایک گناہ کا میں پھر بھی ارتکاب کرتا رہا۔ میں نے کئی بار توبہ کی کوشش کی لیکن اس سے باز نہ رہ سکا لہذا میں نے ایک بار اپنے دل میں یہ کہہ دیا کہ اگر اب میں نے اس گناہ کا ارتکاب کیا تو میں متواتر دو ماہ روزے رکھوں گا لیکن شیطان نے مجھے پھر بگا دیا اور میں نے سوچا کہ اس صورت میں یہ نذر قسم کی طرح ہے اور اس قسم کا کفارہ ادا کروں گا لہذا میں نے اس گناہ کا ارتکاب کر لیا۔ میری رہنمائی فرمائیں اب میں کیا کروں؟ جزاکم اللہ خیر! کیا میرے لیے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا جائز ہے کیونکہ دو ماہ کے روزوں کی نسبت یہ میرے لیے آسان ہے؟ یاد رہے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان فرمایا ہے کہ میں نے اب اس گناہ سے پچی توبہ کر لی ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ سچے کچے عزم کا ثبوت دے اور قسم یا نذر کے بغیر حرام کو ترک کر دے اور فرض و واجب کو ادا کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ لِلَّهِ إِنَّكُمْ لَعِنَافُكُمْ تَعْنُونَ لَعْنُ الْإِلَهِ نَذْرُكُمْ إِنَّ اللَّهَ يُغْنِي عَنْكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ... سورة النور

”اور یہ اللہ کی سنت سخت (انتہائی سخت) قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تم ان کو حکم دوں تو (سب گھروں سے) نکل کھڑے ہوں کہہ دو کہ قسمیں مت کھاؤ پسندیدہ فرماں برداری درکار ہے۔ بے شک اللہ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔“

لیکن کچھ لوگ اپنے نفس کو قابو کرنے سے عاجز و قاصر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ فرض ادا کرنے یا حرام کیلئے نذریا قسم کا سہارا لیتے ہیں تو علماء نے ذکر فرمایا ہے کہ جس نذر سے مقصود امتناع (کسی کام سے رکنا) یا اقدام (کوئی کام کرنا) ہو تو اس کا حکم قسم کا سا ہے لہذا اس سوال کرنے والے بھائی پر یہ واجب ہے کہ اپنی اس نذری بھانے قسم کا کفارہ ادا کر دے اور وہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو ایک مد چاول یا گندم فی مسکین کے حساب سے دے دے۔ ہمارے عرف میں جو صاع موجود ہے یہ پانچ مد نبوی کے برابر ہے یا دس مسکینوں کو کپڑے دے دے یا ایک غلام آزاد کرے۔ اسے اختیار ہے کہ ان تین صورتوں میں سے جس کو چاہے اختیار کرنے اور اگر اسے استطاعت نہ ہو تو پھر متواتر تین روزے رکھ لے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يُؤْتِيكُمُ اللَّهُ فُلْقَيْنِ إِلَّا بِنَهْمٍ وَلَكِنْ يُؤْتِيكُم بِمَا عَشَقْتُمْ الْأَيْدِينَ فَخُذْهُنَّ وَأَطِمْ عَشْرَةَ ذُرِّيَّاتٍ مِّنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَلَيْسَ لَكُمْ تُكُوفُكُمْ أَوْ كُفُوتُمْ أَوْ كُفُوتُمْ فَمِنْ لَّمْ يَجِدْ فَيَسْأَلْ عَشْرَةَ ذُرِّيَّاتٍ مِّنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ ... سورة المائدة

”اللہ تعالیٰ تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا لیکن ہینہ قسموں پر (جن کے خلاف کرو گے) مواخذہ کرے گا تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اور جس کو یہ میسر نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے۔“

کھانے کے سلسلہ میں یہ بھی جائز ہے کہ دوپہر شام کے کھانے پر دس مسکینوں کو دعوت دے دی جائے۔

حدامہ عہدی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 3 ص 553

محدث فتویٰ